اللہ اکبر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۶ | ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۴ جون ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۴۲

کنگ ایمپرر۔ انٹی ٹیوبر کلوسس فنڈ

یعنی مرضِ دق وسل کے انسداد کے لئے ملکِ معظم کا فنڈ

مرضِ دق اور سل کی ہندوستان میں تباہ کاریاں کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں اس کا شکار ہو جاتی ہیں اور یہ موذی مرض بوجہ طوالت جہاں مریض کو بہت تکلیف پہنچاتا ہے۔ وہاں تیمارداروں اور متعلقین کے لئے بھی گراں بہا اخراجات کا موجب ہو جاتا ہے اور سب سے بڑی مصیبت یہ ہے۔ کہ یہ صرف بیمار کی ہی جان نہیں لیتا۔ بلکہ بسا اوقات بیمار کے گھر والوں۔ بلکہ اس کی آئندہ نسل کے لئے بھی پیغام ہلاکت ثابت ہوتا ہے:۔

اگرچہ ہندوستان میں اس وقت بھی سینکڑوں ایسے ادارات حکومت اور پبلک دونوں کی طرف سے قائم ہیں۔ جو اس مرض میں مبتلا ہونے والوں کا علاج کرتے ہیں۔ اور بعض انسانوں کی جانیں بچانے میں بھی کامیاب ہو جاتے ہیں لیکن یہ امر واقعہ ہے۔ کہ اس مرض کی شدت۔ اس کی وسعت اور اس کی تباہ کاری کی نسبت سے اس کے انسداد کے لئے ابھی تک کوئی موثر اور مکمل کوشش نہیں کی گئی۔

موجودہ وائسرائے ہند ہز ایکسیلنسی لارڈ لنلتھگو نے ہندوستان آتے ہی جہاں بچوں کی صحت کی طرف خاص توجہ کی۔ اور ان کے لئے دودھ وغیرہ مہیا کرنے کے مسئلہ پر ہمدردانہ غور کیا۔ وہاں ان کی لیڈی صاحبہ نے بھی اہلِ ہند کی ہمدردی میں ایک ایسا قدم اٹھایا ہے۔ جو ہندوستانیوں کے لئے بے حد قابلِ شکرگزاری ہے۔ اور خود ان کے لئے بھی ایک ایسی یادگار ثابت ہوگی جو لمبے عرصہ تک ان کے نام کو عزت و احترام کے ساتھ زندہ رکھیگی۔ انہوں نے تہیہ کیا ہے کہ ہندوستان سے اس موذی مرض کا استیصال کرنے کے لئے پورے زور کے ساتھ کوشش کی جائے اور اس غرض کے لئے انہوں نے ایک فنڈ جاری کر رکھا ہے۔ جس میں والیان ریاست لاکھوں روپیہ دے چکے ہیں۔ اور پبلک نے بھی دل کھول کر حصہ لیا۔ اور لے رہی ہے۔

اس فنڈ سے مختلف مقامات پر اپ ٹو ڈیٹ سازوسامان کے ساتھ آراستہ ہسپتال اور سینی ٹوریم قائم کئے جائیں گے۔ اور ایک معین رقم ادا کرنے والوں کے مشورہ کے ساتھ مقامی طور پر بھی اس مرض کے لئے امداد کا انتظام کیا جا سکے گا۔ چونکہ یہ ایک نہایت مفید اور ہمدردی خلائق سے تعلق رکھنے والی تحریک ہے۔ اس لئے ہر ایک احمدی سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس میں دلی شوق کے ساتھ حصہ لیگا۔ اور کوشش کرے گا کہ اور لوگوں کو بھی اس کارِ خیر میں شامل کرکے۔ احمدی جماعتوں کے کارکن اصحاب کو چاہیئے کہ چندہ جمع کرکے لوکل حکام کے ذریعہ بھجوائیں۔ قادیان میں نظارت امور عامہ کی زیرِ نگرانی یہ کام تنظیم کے ساتھ شروع کر دیا گیا ہے اور امید کی جاتی ہے۔ کہ یہاں سے ایک معقول رقم بھجوائی جا سکے گی۔ نظارت امور عامہ کی طرف سے بیرونی جماعتوں کو بھی تحریک کی جا رہی ہے۔ اس کو کامیاب بنانے کی پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے:۔

مسلمان نوجوانانِ پنجاب کیلئے غیرت کا مقام

346

ایک عرصہ سے ہم دیکھتے چلے آرہے ہیں کہ پنجاب میں جہاں مسلمانوں کی آبادی تمام دیگر اقوام کی مجموعی تعداد سے زیادہ ہے یونیورسٹی کے ادنٰے سے اعلےٰ امتحانات میں کامیاب ہونے والے طالب علموں میں سے اعلےٰ نمبر حاصل کرنے والے اور تمام پنجاب میں اول۔ دوم اور سوم رہنے والے عموماً غیر مسلم ہی ہوتے ہیں اس سال کے میٹریکولیشن کے امتحان میں اول رہنے والا ایک ہندو تھا۔ بی۔ ایس سی میں ام پرکاش گپتا آف ڈی۔ اے۔ وی کالج اور بی۔ اے میں اسین داس پوری ڈی۔ اے۔ وی کالج جالندھر۔ اور سورج پرکاش ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور مساوی نمبروں سے اول رہے ہیں اس طرح امتیاز حاصل کرنے والوں میں مسلمان لڑکوں کا نام شاذ ہی نظر آتا ہے۔ یہ بات جہاں مسلمان نوجوانوں کے لئے تازیانہ عبرت ہونی چاہیئے۔ وہاں اسلامیہ کالجوں کیلئے بھی باعثِ سبق ہونی چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ مسلمان نوجوان علمی میدان میں بھی گوئے سبقت لے جائیں۔

اس سلسلہ میں یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدی نوجوانوں میں سے بعض امتیازی درجہ حاصل کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس سال

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار

"خدا تعالےٰ نے تمہاری پیدائش کی اصل غرض یہ رکھی ہے۔ کہ تم اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو۔ مگر جو لوگ اپنی اس اصلی اور فطری غرض کو چھوڑ کر حیوانوں کی طرح زندگی کی غرض صرف کھانا پینا اور سو رہنا سمجھتے ہیں۔ وہ خدا تعالےٰ کے فضل سے دُور جا پڑتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی ذمہ واری ان کے لئے نہیں رہتی۔ وہ زندگی جو ذمہ داری کی ہے یہی ہے کہ ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون پر ایمان لاکر زندگی کا پہلو بدل لے۔ موت کا اعتبار نہیں ہے۔ سعدی کا شعر سچا ہے ؎

مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار — مباش ایمن از بازیٔ روزگار

عمر ناپائیدار پر بھروسہ کرنا دانشمند کا کام نہیں ہے۔ موت یونہی آکر تاڑ جاتی ہے۔ اور انسان کو پتہ بھی نہیں لگتا۔ جبکہ انسان اس طرح پر موت کے پنجہ میں گرفتار ہے۔ پھر اس کی زندگی کا خدا تعالےٰ کے سوا کون ذمہ دار ہوسکتا ہے۔ اگر زندگی خدا کے لئے ہو تو وہ اس کی حفاظت کرے گا۔ بخاری میں ایک حدیث ہے۔ کہ جو شخص خدا تعالےٰ سے محبت کا رابطہ پیدا کرلیتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کے اعضا ہو جاتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اسکی دوستی یہاں تک ہوتی ہے۔ کہ میں اسکے ہاتھ پاؤں وغیرہ حتیٰ کہ اسکی زبان ہو جاتا ہوں۔ جس سے وہ بولتا ہے"۔ الحکم جلد ۵ ۲۸

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ابن حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے تمام احمدی جماعتیں دُعا کرتی رہیں نیز انہوں نے جو امتحان دیا ہے۔ اس میں کامیابی کے لئے بھی دُعا کی جائے ؛

جماعت کا یوں بھی فرض ہے۔ کہ صاحبزادہ صاحب موصوف کے لئے دعائیں کرے۔ لیکن اب جبکہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ تو خصوصیت سے دُعائیں کرنی چاہئیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ر جون۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱/۲ ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج پیچش اور دردِ شکم کی تکلیف رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا کی جائے ؛

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی دل محمد صاحب۔ گیانی عباد اللہ صاحب مولوی محمد اعظم صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب ارشد کو اٹھوال ضلع گورداسپور کے جلسہ میں شمولیت کے لئے بھیجا گیا۔

آج لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد مبارک کا جلسہ تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق ہُوا۔ جس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور حافظ محمد رمضان صاحب مولوی فاضل نے تقریریں کیں ؛

تحریک جدید کے جلسے اور قادیان کی لجنہ اماء اللہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ جمعہ ۱۷ر جون سننے کے بعد سب سے پہلے قادیان کی مرکزی لجنہ اماء اللہ نے مستورات کا ایک جلسہ سیدہ ام طاہر احمد کے مکان پر کیا۔ جس میں تمام محلوں اور شہر کی عورتوں نے شرکت کی۔ حاضری آٹھ نو سو کے قریب تھی۔ جلسہ میں مقررین نے جہاں تحریک جدید کے مختلف شعبوں کے بارے میں بہنوں کو خصوصیت سے توجہ دلائی وہاں تحریک جدید سال چہارم کے وعدے جلد سے جلد ادا کرنے بلکہ ۳۱ جولائی تک پورے کرنے کی بھی تحریک کی۔ اور انتظام کیا ہے۔ کہ ہر محلے میں مختلف اوقات میں تحریک جدید کے جلسے کئے جائیں۔

چونکہ حضور کا خطبہ جمعہ شائع ہوگیا ہے۔ اس لئے ہر جماعت کو خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی شہری ہو یا زمیندار حضور کی ہدایات کے مطابق بڑے جلسہ کی تاریخ آنے سے پہلے چھوٹے جلسوں کا انتظام کرنا چاہیئے۔ جن میں حضور کے خطبات سنائے جائیں تا ہر احمدی میں وہ روح پیدا ہو جو حضور کا منشاء ہے۔ اور چندہ تحریک جدید کے وعدوں کے بارے میں زور سے تحریک کی جائے۔ کہ ۳۱ر جولائی تک پورا کردیں ؛

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

درخواست ہائے دعا

لنڈن سے مولوی عبدالرحیم صاحب درد کا تار حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں موصول ہوا ہے کہ خاکسار کے چچا منظور علی صاحب شاکر جو کہ آجکل لنڈن میں ہیں ایک حملہ آور کو زخمی کرنے کی وجہ سے لنڈن پولیس نے ان پر کیس چلایا ہے احباب سے التماس ہے کہ ان کے باعزت بری ہونے کے لئے دعا فرمائیں خاکسار احسان علی قادیان عبدالرحمٰن خان صاحب کارکن نظارت بیت المال کے بھائی عبدالشکور خان صاحب کاٹھ گڑھ میں بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں ملک شیر محمد خان صاحب نمبردار کوٹ حشمت خان ضلع شیخوپورہ چند روز سے سخت بیمار ہیں۔ برکت علی صاحب گھوڑیواہ امۃ النصیر بنت محمد امین صاحب جموں۔ محمد دین صاحب راولپنڈی۔ مولوی سید اصغر حسین صاحب مونگھیر جو صوبہ بہار [illegible] بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے ؎

ایک مباہلہ کا نتیجہ

۱۹ر دسمبر ۱۹۳۷ء کو کمال ڈیرہ میں مباہلہ ہُوا تھا جسکا اعلان الفضل میں کیا گیا تھا عطا محمد جو کہ سخت مخالف تھا اور مباہلہ میں تھا ۲۱ دن تپ محرقہ میں مبتلا رہ کر آج ۱۹ر جون کو فوت ہوگیا الحمدللہ۔ اس سے پہلے محمد الیاس کی والدہ، اور نبی بخش کی لڑکی فوت ہو چکی ہے۔ اس مباہلہ کے لئے دوست باقاعدہ دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ باقی مخالفوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ یا پھر اپنے پیارے مرسل کی صداقت کا زبردست نشان دوسرے رنگ میں ظاہر کرے۔

خاکسار حکیم محمد سہیل سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ کمال ڈیرہ سندھ

"پیغام صلح" میں دو عجیب خواب اور اُن کی تعبیر

ایک صاحب انورحسن صاحب اوورسیر نے جو احمدیہ بلڈنگس میں جایا کرتے تھے۔ اور آخر غیر مبایعین میں شامل ہو گئے۔ ایک مضمون "میری قبول احمدیت کی سرگذشت" شائع کرایا ہے اور قبولِ احمدیت کی وجہ دو خواب بتائے ہیں۔ اول الذکر ان کے والد صاحب کا۔ اور دوسرا ان کا اپنا ہے جو انہی کے الفاظ میں حسب ذیل ہیں:-

۱ - ایک دفعہ (ان کے غیر احمدی والد صاحب کی) ایک قادیانی صاحب کے ساتھ بہت دیر تک مرزا صاحب کی نبوت پر بحث ہوتی رہی - آخر فیصلہ اس بات پر ہو سکا۔ کہ خدا سے گڑگڑا کر دُعا مانگی جائے۔ تاکہ وُہ اس شک کو دُور کر کے کسی نشانی کے ذریعہ سے ٹھیک ٹھیک پتہ دے۔ والد صاحب نے فرمایا۔ کہ اس پچھلی رات مجھے ایک خواب آئی - ایک بزرگ مجھ سے پوچھ رہے ہیں۔ تم جانتے ہو۔ کہ مرزا کون ہے؟ جواب دیا۔ نہیں فرمایا۔ کہ مرزا صاحب امام الدین ہیں۔ اور ساتھ ہی اس بزرگ نے ایک واقف شخص کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔ جس کا نام امام الدین تھا۔ اور وُہ کوئی اچھا آدمی نہ تھا۔ لیکن میں نے والد صاحب سے عرض کی۔ کہ آپ تو رات کو یہ ارادہ کر کے سوئے تھے۔ کہ خدا ہمیں بتلا دے آیا مرزا صاحب نبی ہیں۔ یا نہیں؟ اور اس کا جواب آپ کو "اِمَامُ الدِّیْن" مل گیا"!

(۲) "مجھے رُویا میں دکھلایا گیا۔ کہ شام کے جھٹ پٹے کا وقت ہے یکنت تندو تیز اور سرد ہوا چل رہی ہے۔ اور میں جا رہا ہوں۔ راستہ میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک فقیر بمع اپنے دو لڑکوں کے ایک کونے میں چھپنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تاکہ اپنے آپ کو سردی کے حملے سے بچائیں۔ یہ نظارہ دیکھ کر مجھے رحم آ گیا۔ میں جھٹ "پیغام صلح" کے ورق رسیوں سے باندھ باندھ کر پردے کی طرح لٹکانے لگ گیا۔ جدھر سے کہ سرد اور تیز ہوا ان پر حملہ کر رہی تھی - انہیں کچھ آرام محسوس ہوا۔ اور میرے ہاتھ سے وُہ رسیاں جنکے ساتھ ورقے لٹک رہے تھے لے لیں۔ اور مجھ سے پوچھا کہ آیا تیرے پاس Pure (مصفا) چیز بھی ہے میرا خیال اس وقت ان کتابوں کی طرف گیا۔ جو کہ میرے اس احمدی دوست نے مجھے لا کر دی تھیں - اور معاً میری زبان پر ایک شعر جاری ہو گیا ؎

ایں آتشم ز آتش مہر محمدی است
ویں آبِ من ز آبِ زلال محمد است"!

(پیغام صلح ۱۸ مئی ۱۹۳۸ء)

ہر دو خواب بہت واضح ہیں۔ اور اگر ذرا تدبر کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ان دونوں خوابوں میں جماعت احمدیہ قادیان کا حق پر ہونا ظاہر کیا گیا ہے۔ اول الذکر خواب میں اس سوال کا جواب کہ "آیا مرزا صاحب نبی ہیں۔ یا نہیں" یہ دیا گیا۔ کہ ہاں وُہ اِمَامُ الدِّیْن ہیں۔ دین کے امام ہیں۔ نبوت کی نفی نہیں۔ بلکہ اثبات کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا تھا۔ انی جاعلک للناس اماماً۔ کہ میں تجھے لوگوں کے لئے امام یعنی نبی بناتا ہوں - تو انہوں نے عرض کیا تھا۔ ومن ذریتی۔ کہ ایسے امام میری اولاد میں سے بھی ہمیشہ بنتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو نیکوکاروں کے حق میں قبول فرمایا۔

پس اس خواب میں یہ بتایا گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام غیر تشریعی نبی ہیں۔ دین کے امام ہیں۔ ان کی پیروی واجب ہے۔ اور یہی جماعت احمدیہ قادیان کا عقیدہ ہے:۔

دوسرے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دشمنانِ حق کے حملوں سے بچنے کے لئے پناہ لیتے ہُوئے دکھایا گیا ہے۔ اور اس بارے میں آپ کے دو بیٹے خاص طور سے آپ کے شریکِ حال ہیں - یعنی ان پر بھی دُنیا۔ اور تاریکی کے فرزند خطرناک اور گندے حملے کرتے ہیں۔ "پیغام صلح" اخبار کہنے کو تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کی نمائندگی کا دعویدار ہے۔ اور بعض اوقات اس میں اچھے مضمون بھی نکل جاتے ہیں۔ مگر اس میں Pure یعنی مصفا احمدیت نہیں۔ اس میں اور اس کے وابستگان میں حقیقی آتش محمدی۔ اور اصلی زلال احمدی نہیں۔ وُہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں ہے۔ جن کی حقیقت سے یہ لوگ غافل ہیں:۔

گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی مشن کے علمبردار آپ کے فرزند ہیں۔ اور وُہی فریق حق پر ہے۔ جس طرف وُہ ہیں۔ کیونکہ وُہ خواب میں بھی آپ کے ساتھ ساتھ ہم وغم میں شریک دکھائے گئے ہیں اور غیر مبایعین کا پیش کردہ پانی تو گدلا ہے Pure یعنی مصفا پانی نہیں۔ مصفا پانی وہیں ہے۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقی معنوں میں پناہ گزین ہے۔ جہاں اس کے لئے اور اس کے درویشوں کے لئے آسمانی مائدہ نازل ہوا ہے:۔

ہم جناب انورحسن صاحب کے بیان کردہ خوابوں کی حقیقت کی طرف توجہ دلا کر ان سے اور دیگر غیر مبایعین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ایک قدم اور ترقی کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے حقیقی علمبرداروں میں شامل ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان کو توفیق بخشے۔ آمین خاکسار ابوالعطاء جالندھری

مُطالبۂ وقف رخصت تحریک جدید

جملہ احباب جماعت - اور خصوصاً ان اصحاب کی خدمت میں بطور یاددہانی عرض ہے۔ کہ جن کو اللہ تعالےٰ خطبۂ جمعہ کے لئے کھڑا ہونے کی توفیق دے۔ کہ وُہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے بموجب مطالبات تحریک جدید سے احباب جماعت کو اطلاع دیں ::

اس بارے میں مزید یہ عرض ہے۔ کہ چونکہ ان دنوں مرکز ہائے تبلیغی تحریک جدید میں مجاہدین کی شدید ضرورت ہے۔ لہذا اس امر پر خاص طور پر زور دیا جائے۔ کہ احباب جس قدر عرصہ بھی وقف کر سکیں۔ وقف کریں۔ اور دفتر تحریک جدید کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کے حسب حال ان کے لئے مقام تجویز کیا جائے۔ ان ایام میں زمیندار اصحاب بھی ایک حد تک فارغ ہوتے ہیں۔ ان کے لئے بھی نادر موقعہ ہے۔ اور شہری حضرات بھی اس صورت میں علاوہ ثواب کے دیہاتی زندگی کا لطف حاصل کر سکیں گے:۔

امید ہے۔ کہ احباب اس سال بھی اسی جوش وخروش۔ اور اخلاص سے اس مطالبہ میں حصہ لیں گے۔ کہ جس طرح اس سے پہلے گذشتہ سالوں میں لیتے رہے ہیں:۔

انچارج تحریک جدید - قادیان

مصری پارٹی کی طرف سے ذمہ وار کارکنانِ سلسلہ پر عائد کردہ الزامات کی تردید

مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ کا فیصلہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کی عدالت سے

شیخ عبد الرحمٰن مصری اور ان کے ساتھیوں نے جب جماعت احمدیہ سے علیٰحدگی کے بعد طرح طرح کے الزامات نظام سلسلہ پر لگائے۔ اور ان کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بزرگانِ سلسلہ کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نظارت امور عامہ کو تحقیقات کا حکم صادر فرمایا۔ اور نظارت نے ان کو لکھا۔ کہ آپ معین الزامات پیش کریں۔ اور ملزمین کے نام ظاہر کریں۔ کیونکہ حضور نے نظارت کو تاکیدی حکم دیا تھا۔ کہ افراد جماعت احمدیہ میں سے کوئی شخص کسی قسم کا تعرض ان سے نہ کرے۔ اور اس بارہ میں ابتداء ہی سے نظارت کی طرف سے احکام پریذیڈنٹان محلہ جات اور فتیان الاحمدیہ کو جاری ہو چکے تھے۔ کہ وہ اس بات کی خاص طور پر نگرانی رکھیں۔ کہ کوئی شخص ان سے تمسخر یا ایذا رسانی کی صورت اختیار نہ کرے۔ مگر مصری پارٹی کی طرف سے جواب دیا گیا۔ کہ چونکہ آپ لوگ ہی ملزم ہیں۔ اس لئے کوئی معلومات بہم نہیں پہونچائی جا سکتیں۔ اس پر نظارت نے اپنے طور پر تحقیقات کی۔ اور ان کی سب شکایات کو غلط پایا۔ البتہ ایک احمدی دوست کے متعلق یہ ثابت ہوا۔ کہ وہ ایک موقعہ پر اخلاق کے بلند معیار کو قائم نہیں رکھ سکا۔ چنانچہ اسے سزا دی گئی۔ اور یہ تمام روئداد ۳۱ جولائی ۱۹۳۷ء کے الفضل میں درج کر دی گئی۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس پر مصری پارٹی ان الزامات کا اعادہ نہ کرتی۔ مگر وہ باز نہ آئی۔ اس پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں اعلان فرمایا کہ حضور اس کے لئے ایک کمیشن مقرر فرمائیں گے۔ چنانچہ حضور نے ایک کمیشن مقرر فرمایا۔ جس کے ممبر جناب مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر اور جناب میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر تھے۔ ان دونوں اصحاب نے مصری صاحب کو تحریراً اطلاع دی۔ کہ اپنے پیشکردہ الزامات کے ثبوت پیش کریں۔ اور اسکی تیاری کے لئے انہیں زیادہ سے زیادہ وقت دینے پر آمادگی ظاہر کی۔ مگر مصری پارٹی چونکہ اپنی افترا پردازی سے پوری طرح آگاہ تھی۔ اس لئے اس بات کے لئے بھی آمادہ نہ ہوئی۔ اور ہمیشہ تحقیقات سے اجتناب کرتی رہی۔ تاکہ اصل حقیقت نہ کھل جائے۔ مگر اللہ تعالیٰ کو چونکہ یہ منظور تھا۔ کہ سرکاری عدالت سے بھی ان کی افترا پردازی پر مہر ہو جائے۔ اس لئے یہ موقعہ بھی پیدا ہو گیا۔ چنانچہ مصری پارٹی نے سرکاری عدالت میں اپنے دعاوی کے ثبوت میں سارا زور صرف کر دیا۔ اس کیس کو پوری طرح سننے اور اس پر غور کرنے کے بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور کی عدالت نے جو فیصلہ صادر کیا ہے۔ وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اس فیصلہ میں سابقہ فیصلہ کی اصل بناء کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے غیر صحیح قرار دیا ہے۔ ترجمہ فیصلہ حسب ذیل ہے:۔

ایڈیٹر

پچھلے جون میں چند اشخاص امام جماعت احمدیہ کی بیعت فسخ کرتے ہوئے جماعت سے علیٰحدہ ہو گئے۔ اور ایک علیحدہ پارٹی بنائی۔ جسکا لیڈر شیخ عبد الرحمٰن مصری تھا۔ اشتہارات شائع ہوئے لیکچر دیئے گئے۔ جذبات مشتعل ہوئے۔ اور آخر یہ جھگڑا مصری پارٹی کے ایک فرد پر قاتلانہ حملہ پر منتج ہوا۔ جو ۷ اگست ۱۹۳۷ء کو مر گیا۔ فریقین کے لیڈروں کے خلاف ضمانتی کارروائی زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری عمل میں لائی گئی ؂

(۲) جماعت احمدیہ کے چار افراد کے خلاف ۱۴ کو بدیں مضمون ایک نوٹس جاری ہوا۔ کہ ان سے خطرہ نقض امن ہے یا ممکن ہے۔ کہ وہ امن عامہ میں خلل پیدا کریں۔ ان میں سے تین یعنے سید زین العابدین ولی اللہ شاہ میر محمد اسحاق۔ اور مولوی ابو العطاء اللہ دتا کو عدالت ماتحت نے حکم دیا۔ کہ ایک ایک سال کے لئے حفظِ امن کی ضمانت دیں۔ اور اس حکم کے خلاف انہوں نے اپیل کی ہے ؂

(۳) یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ نے (۱) احمدی دوکانداروں کو حکم دیا۔ کہ مصری پارٹی کے پاس کوئی چیز فروخت نہ کریں۔ (۲) مصری اور اس کے ایک اور ساتھی کے مکانات پر نگران مقرر کئے ہیں۔ اور عدالت ماتحت کا فیصلہ یہ ہے۔ کہ ایسا حکم جاری کرنے میں وہ حق بجانب نہ تھا۔ اور ایسا کرنے سے ممکن ہے کہ کسی وقت نقضِ امن ہو ؂

(۴) صفائی میں اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ دوکانداروں کو ان اشیاء کے فروخت کرنے سے منع کیا گیا ہے جو غیر احمدی دوکانداروں سے نہ مل سکتی ہوں۔ اور نگران جو مکانات سے کافی فاصلہ پر رہتے تھے۔ انہوں نے کسی قسم کا تعرض یا مزاحمت ان لوگوں کے ساتھ نہیں کی۔ جو مکان میں جانا چاہتے ہوں۔ یہ ظاہر ہے کہ عدالت ماتحت نے ان باتوں کو سچا مانا ہے اور شہادت استغاثہ سے بھی یہ کہیں ظاہر نہیں ہوتا کہ یہ صحیح نہیں ہیں۔ کوئی مثال اس امر کی نہیں دی گئی کہ کسی دوکاندار نے مصری پارٹی کو کوئی چیز فروخت کرنے سے انکار کیا ہو نہ ہی کوئی مثال نگرانوں کی مزاحمت کی دی گئی ہے۔ جو انہوں نے مکینوں کے پاس آنے جانے والوں سے کی ہو۔ سوائے الہ دین فلاسفر کے۔ اور اس میں بھی شہادت صرف سماعی ہے۔ اور اس واحد مثال کی تائید شہادت استغاثہ سے نہیں ہوتی اور اس شخص کو پیش نہیں کیا گیا۔

(۵) میں یہ دیکھتا ہوں۔ کہ اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس قادیان گواہ استغاثہ نمبر ۲ جو کہ قادیان میں عرصہ نو ماہ سے متعین ہے بیان کرتا ہے۔ کہ قادیان میں متعدد دوکانیں غیر احمدیوں کی ہیں۔ بہر صورت اندریں حالات یہ توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔ کہ مصری اور اس کے دوست حتی الامکان احمدی دوکانداروں سے سودا سلف خرید کر انکو فائدہ پہونچائیں۔ عبد العزیز گواہ استغاثہ نمبر ۱۲ مانتا ہے کہ اس کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ مگر جرح میں اقبال کرتا ہے کہ وہ اپنی ضروریات غیر احمدی دوکانداروں سے لیتا رہا ہے۔

(۶) مسل سے یہ ثابت نہیں ہے کہ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ کی ذات سے خطرہ نقض امن ہے۔ صرف سوال زیر بحث یہ ہے کہ آیا اس سے کوئی خلاف قانون فعل سرزد ہوا ہے۔ جس سے نقضِ امن ممکن ہو۔ عدالت ماتحت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اسکے اس فعل سے خطرہ نقضِ امن ہے مگر عدالت ماتحت کی نظر سے لفظ wrongful جو کہ دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری میں ہے اوجھل رہا ہے ؂

(۷) اپیل کنندگان کے وکیل کی بحث اس امر پر ہے۔ کہ ایسے احکام جاری کرنے سے کوئی فعل خلاف قانون سرزد نہیں ہوا۔ اور اسکی تائید میں آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۰ء پٹنہ کی نظیر پیش کی ہے جہیں لفظ wrongful کے معنے یہ کئے گئے ہیں۔ کہ

کہ کسی قابلِ تعزیر فعل کا ارتکاب کیا جائے پراسیکیوٹنگ سب انسپکٹر نے بھی یہ امر تسلیم کیا ہے۔ کہ جو احکام دوکانداروں کے نام جاری ہوئے ہیں۔ وہ کسی تعزیری قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ اور مصری اور اس کے ایک ساتھی کے مکانوں پر نگران مقرر کرنے کے متعلق میری توجہ دفعہ ۷ (۱) (۸) کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۲ء کی طرف مبذول کرائی گئی ہے۔ یہ امر مشتبہ معلوم ہوتا ہے کہ آیا اپیل کنندگان کی ہدایات کے ماتحت نگرانوں کا رویہ اس دفعہ کی زد میں آتا ہے یا نہیں اور مثل سے ثابت ہے کہ نگرانوں کی نیت سوائے اس کے کچھ نہیں کہ دیکھیں کون کون مصری کے مکان پر آتا ہے۔ اور نہ ہی یہ بات ثابت ہے کہ نگرانوں کا مصری اور اس کے ساتھی کے مکانوں کے ارد گرد چلنا پھرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان کی نیت مصری کو کوئی ایسا فعل کرنے سے روکنا تھی جس کا اس کو قانوناً حق حاصل تھا۔ علاوہ ازیں اس خاص حصہ قانون کا نفاذ ضلع گورداسپور میں نہیں ہے۔

اگر Wrongful act کے وہی معنے لئے جائیں۔ جو دفعہ ۷۔ ۱ میں ہیں۔ تو یہ بات بحث طلب ہے کہ کیا وہ فعل جو خلاف ورزی اس قانون کی کرتا ہو۔ جو اس جگہ پر نافذ نہیں ہے۔ اس کو خلاف قانون فعل قرار دیا جا سکتا ہے میں اس نتیجہ پر پہنچنے پر مائل ہوں۔ کہ یہ ان حالات میں خلاف قانون نہیں ہو سکتا۔

(۸) میر محمد اسحٰق اور مولوی اللہ دتا جواب دہندگان کے متعلق عدالت ماتحت کا فیصلہ ہے کہ انہوں نے اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ جن کی رو سے پبلک کو قانون شکنی پر اکسایا گیا۔ اپیلانٹ کے وکیل نے یہ تسلیم کیا ہے کہ اللہ دتا کی تقریر جو اس نے ۶ اگست کو کی تھی اکسانے کے مترادف تھی۔ میرے پاس یہ بھی رپورٹ ہے جس کی تردید نہیں ہوئی کہ اس نے یہ کہا۔ کہ احمدیہ جماعت نے گورنمنٹ کے پاس اپیل کی۔ جس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اور اب ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ اور مصری اور اس کی پارٹی زندہ رہنے کے قابل نہیں ہے۔ قید خانوں کے دروازے کھول دئے جائیں۔ پھانسیاں لٹکائی جائیں میرے خیال میں ایسے ریمارکس ان حالات میں اور ایسے تعلقات کی موجودگی میں جیسے قادیان میں تھے۔ پبلک کو مصری پارٹی کے خلاف اشتعال دلانے کیلئے کافی ہیں۔ ابوالعطاء کا یہ فعل بالبداہت اس ضمن میں خلاف قانون تھا۔

(۹) میر محمد اسحٰق کے متعلق یہ ضرور کہا جانا چاہیئے۔ کہ اس کی تقریر بتاریخ ۶ اگست پبلک کو پُرامن رہنے کی تلقین تھی۔ سوائے ایک واقعہ کے جو ہسٹری کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ جس میں ایک شخص نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے خلاف ناپاک حملے کئے تھے۔ اور اس کو قتل کی دھمکی دی گئی تھی۔ میرے خیال میں ایسے حالات میں جو اس وقت قادیان میں تھے ایسے ریمارکس کرنا خطرناک تھا۔ اور میرے خیال میں یہ ممکن تھا۔ کہ ان حالات میں جبکہ جذبات مشتعل تھے۔ پبلک میں سے کوئی جوشیلا آدمی یہ نتیجہ نکال لیتا۔ کہ پیشکردہ تاریخی واقعہ کی مماثلت کی بناء پر مصری کا بھی خاتمہ کر دیا جائے۔ اور اس کو عملی صورت میں لانے کی نیت کرتا۔ لیکن میرے نزدیک ایسی تقریر جس میں پُرامن رہنے کی تلقین کے حصے بھی ہوں۔ اس میں ایک واحد فقرہ کی موجودگی کو پبلک کو قانون شکنی کی تحریک پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ اندریں حالات انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ تقریر کا اثر من حیث المجموع دیکھا جائے۔

(۱۰) ان تقریروں کے متعلق جو اگلے دن (۷ اگست) کو ہوئیں۔ یہ بات شہادت میں ہے۔ کہ ابوالعطاء اللہ دتا نے پھر اشتعال انگیز تقریر کی۔ اور بعد اختتام حاضرین جلسہ مصری اور اس کی پارٹی کے خلاف تہدید آمیز نعرے بلند کرتے ہوئے منتشر ہوئے۔

(۱۱) ان حالات میں میرے نزدیک اس امر کے لئے کافی مواد نہیں ہے۔ کہ زین العابدین ولی اللہ شاہ اور میر محمد اسحٰق کی ضمانت لی جائے۔ اس لئے جہاں تک ان دونو کا تعلق ہے میں عدالت ماتحت کا فیصلہ منسوخ کرتا ہوں۔ اور حکم دیتا ہوں۔ کہ ان کو ضمانتوں سے آزاد کیا جائے۔

فریقین کے تعلقات اب بھی کشیدہ ہیں۔ اور امن عامہ کے مفاد کی خاطر یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابوالعطاء اللہ دتا کو ایسی تقریریں کرنے سے روکا جائے۔ جیسی کہ اس نے ۶ اگست ۱۹۳۷ء کو کی تھی۔ اس لئے اس کے متعلق میں عدالت ماتحت کا فیصلہ بحال رکھتا ہوں۔ اور اپیل خارج کرتا ہوں۔

اپیلانٹ کو اطلاع دی جائے۔

ڈلہوزی ۱۴ مئی ۱۹۳۸ء

دستخط ڈبلیو۔ جی کینڈی
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
گورداسپور

مبلغین کے تبلیغی دورے

۱۔ مولوی عبد الغفور صاحب ٹاٹا نگر سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں بھاگلپور۔ مونگیر ٹاٹا۔ موسیٰ بنی مقامات کا دورہ کیا۔ انفرادی ملاقاتوں کے علاوہ لیکچروں کے ذریعہ بھی پیغام حق پہنچایا۔

۲۔ مولوی محمد مبارک صاحب سندھ سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں نوشہرہ۔ پڈیڈن۔ باندھی۔ شہداد پور۔ نواب شاہ مقامات کا دورہ کیا گیا۔ ٹرین میں بھی اور مقامات مذکورہ میں اردو سندھی زبان میں شائع شدہ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ معززین سے ملاقات کر کے پیغام حق پہنچایا۔ باندھی میں بچوں اور جوانوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں حقیقۃ الوحی کا درس روزانہ دیا گیا۔ یسرنا القرآن اور قرآن کریم کے اسباق دئے گئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری پر بعض احمدی بچوں اور بعض دوسرے احباب نے زیارت کی۔

۳۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب مالابار سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں پنگاڈی کنانور۔ کالیکٹ۔ مقامات کا دورہ کیا گیا پنگاڈی میں جماعت کی تعلیم و تربیت اور درس وغیرہ کے چھ لیکچر اسلامی مسائل پر ہوئے۔ جن کے اثناء میں غیر مذاہب کی تعلیم کے ساتھ اسلامی تعلیم کا موازنہ بھی ہوتا رہا۔ حاضری امید سے زیادہ تھی۔ غیر احمدیوں کو ان لیکچروں کی وجہ سے ہمارے ساتھ اُنس پیدا ہو گیا۔ ہندو اور عیسائی بھی ہمارے جلسوں میں شامل ہوتے رہے۔ ان پبلک تبلیغی لیکچروں کے علاوہ جماعت کے مقامی انصار اللہ کی ٹریننگ کے سلسلہ میں دو اجلاس ہوئے۔ ایک اجلاس میں دو نوجوانوں نے اطاعت اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خلیفہ برحق ہونے کے متعلق۔ اور دوسرے اجلاس میں سچائی۔ مسلمانوں کے تنزل کے اسباب اسلام اور موجودہ تہذیب مضامین پر تین نوجوانوں نے تقریریں کیں۔ ہر اجلاس کے اختتام پر میری تقریر بھی انہی مسائل کے متعلق ہوتی تھی۔ کالیکٹ میں تین دن تثلیث۔ کفارہ کی تردید میں اور نزول مسیح کی حقیقت پر کھلے میدان میں جلسہ کر کے پبلک تقریر کی۔ لیکچر کے بعد سوال و جواب بھی ہوا۔ ان لیکچروں کے علاوہ صبح و شام احباب جماعت کی تربیت کے سلسلہ میں مفصل گفتگو کرتا رہا۔ احباب جماعت سے اس علاقہ میں احمدیت کی ترقی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۴۔ مولوی ظل الرحمن صاحب بنگال سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں برہمن بڑیہ۔ ماجیت پور۔ مقامات کا دورہ کیا۔ برہمن بڑیہ جو مشرقی بنگال میں احمدیہ جماعت بنگال کا مرکز ہے۔ مسلسل کئی دن رہکر احمدی پارہ۔ مورائیل۔ محلہ مسجد کے احمدیوں کو تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں درس قرآن۔ درس حدیث دیتا رہا۔ ماجیت پور

علماء کرام سے چند ضروری سوالات

تمام علماء کرام کی خدمت میں مکرر التماس ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے بالخصوص عرض ہے کہ کمترین کے حال پر رحم کر کے شکرگزار بنائیں خاکسار نے ایک مضمون بعنوان "علماء کرام سے چند سوالات" اخبار الفضل قادیان ۶ر مئی ۱۹۳۸ء صفحہ ۶ پر شائع کرایا تھا۔ اور مجھے کافی امید تھی۔ کہ مخاطب حضرات علماء کرام میرے سوالات کے جواب دیکر کمترین کو ممنون فرمائیں گے۔ کیونکہ کمترین نے یہ سوالات برائے تحقیق نہایت نیک نیتی سے شائع کرائے تھے۔ مگر افسوس ہے کہ آج ایک ماہ سے زیادہ گذر رہا ہے کمترین کے سوالات کے جواب کی طرف کوئی توجہ نہیں فرمائی گئی۔ حالانکہ کمترین نے جب کبھی احمدیہ جماعت کے امیر صاحب یا خلیفہ صاحب کو سوالات لکھے۔ تو فوراً جواب ملتا رہا۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ حق پر ہے۔ کیونکہ ان کا امیر جماعت خود خرچ ڈاک کا بوجھ اٹھا کر کمترین جیسے ناچیز آدمی کو جواب تحریر کرتا ہے مگر علماء کرام جن کا نائب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کا دعویٰ ہے۔ اور خرچ ڈاک کا بوجھ بھی ان کے ذمہ نہیں ڈالا جاتا۔ تو بھی خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔ ہائے افسوس صد افسوس۔

کمترین بطور اپیل دوبارہ یاددہانی کرا کر عرض کرتا ہے۔ کہ میرے سوالات کے جواب دئے جائیں۔ ورنہ قیامت کے دن کو یاد رکھیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا موجہ دکھائینگے جس وقت میں خدا کے حضور عرض کرونگا کہ اے خدا میں نے بار بار علماء کو بذریعہ اشتہار توجہ دلائی مگر جواب نفی میں ملا۔ اور خاص کر اس دن مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی اگر میں غلطی پر ہوا تو ذمہ دار ہونگے۔ اب میں ایک ماہ اور انتظار کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو جاؤں گا۔ ورنہ علماء کرام میرے حال پر رحم کر کے جواب تحریر کریں تاکہ کمترین ان کا شکریہ ادا کرے۔ اور خاص کر گدی نشینوں اور پیروں سے گذارش ہے۔ کہ کمترین کے سوالات کا جواب دے کر کمترین کو مرید بنائیں۔ سوالات حسب ذیل ہیں۔

سوال نمبر ۱:۔ بخاری کتاب التفسیر میں یہ حدیث صفحہ ۹۷ پر آئی ہے۔ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن خدا کے حضور عرض کریں گے۔ کہ یا اللہ میں جب تک زندہ رہا۔ صحابہ کا نگران رہا جب تو نے مجھے وفات دیدی۔ تو پھر مجھے ان کے حالات کا کچھ علم نہیں۔ تو خود ان کا نگہبان تھا۔ یہی بات سپارہ ساتویں کی آیت فلما توفیتنی تا اخیر آیت میں بیان کی گئی ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا ہے۔ کہ میں قیامت کے دن خدا تعالیٰ کو وہی جواب دوں گا۔ جو خدا تعالیٰ کے ایک نیک بندے عیسیٰ نے دیا ہے۔ کہ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم کیا حدیث مذکورہ سے صراحتاً یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ توفی کے معنی موت کے ہیں۔ اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ کیونکہ اگر وہ دوبارہ دنیا میں آئیں۔ اور عیسائیوں کو بگڑا ہوا دیکھیں تو قیامت کے دن ان کا یہ جواب درست نہ ہوگا۔

سوال نمبر ۲:۔ صحاح ستہ یا دیگر کتب حدیث میں کوئی حدیث صحیح موجود ہے۔ جس کے معنے یہ ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم آسمان پر زندہ اٹھائے گئے۔ یا زندہ موجود ہیں۔ جس کتاب کی یہ حدیث ہو۔ اس کے صفحہ کا حوالہ دیا جائے۔

سوال نمبر ۳:۔ بخاری مطبع احمدی صفحہ ۴۸۱ پر حضرت مسیح ابن مریم کا حلیہ ان الفاظ میں ہے۔ فاما عیسیٰ احمر جعد عریض الصدر۔ ترجمہ۔ ان کا رنگ سرخ چوڑا سینہ اور گھنگریالے بال تھے۔ مگر آنے والے مسیح کا حلیہ رجل آدم سبط الشعر۔ ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ یعنی وہ گندم گون ہوگا اور اس کے بال سیدھے ہونگے۔ اگر دو مسیح نہیں۔ تو ہر دو حلیوں میں یہ کیوں فرق ہے۔

سوال نمبر ۴:۔ پہلے سے زائد تحریر ہے کتاب ابوداؤد صفحہ ۲۴۱ اور مشکوٰۃ شریف مطبع نظامی صفحہ ۳۴ کتاب العلم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ان الفاظ میں آئی ہے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ یعنی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر صدی کے سر پر ایک ایسے شخص کو مبعوث کرتا رہیگا۔ جو اس دین کو تازہ کیا کریگا۔ علماء کرام تحریر فرمادیں کہ اگر یہ درست ہے تو اس صدی کا

برقعہ کی اصلاح کے متعلق لجنہ اماءاللہ قادیان کی مساعی

نظارت تعلیم و تربیت نے کچھ عرصہ ہوا۔ برقعہ کے رنگ اور ساخت وغیرہ کی اصلاح کے متعلق ایک مضمون اخبار "الفضل" میں شائع کرایا تھا جس میں اس بات کو واضح کیا گیا تھا کہ چونکہ برقعہ کی غرض و غایت زینت کو چھپانا ہے اس لئے یہ کسی صورت میں جائز نہیں کہ خود برقعہ کو زینت کا باعث بنایا جائے۔ بنا بریں نظارت تعلیم و تربیت نے یہ تحریک کی تھی کہ آئندہ احمدی مستورات صرف سفید رنگ یا سیاہ رنگ کا برقعہ استعمال کریں اور اس کے سوا اور کوئی رنگ نہ استعمال کیا جائے کیونکہ دوسرے رنگوں میں کسی نہ کسی طرح زینت کا پہلو آجاتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی تحریک کی گئی تھی۔ کہ برقعہ کا کپڑا بالکل سادہ ہونا چاہیئے۔ جس میں کسی قسم کا زیباشی کام نہ ہو اور برقعہ ایسا تنگ بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ جس میں عورت کے بدن کی ساخت ظاہر ہونے لگے۔ نظارت ہذا کو یہ خوشی ہے کہ اس تحریک پر لجنہ اماء اللہ قادیان نے عملی قدم اٹھایا ہے۔ اور اپنے جلسوں میں برقعہ کی اصلاح کی طرف توجہ دلا کر متعدد مستورات کے برقعوں میں اصلاح کرائی ہے۔ چنانچہ لجنہ کی سکرٹری صاحبہ مجھے اطلاع دیتی ہیں کہ جن مستورات کی طرف سے اس معاملہ میں فروگذاشت ہو رہی تھی۔ ان میں سے اس وقت تک پچیس مستورات نے اپنے برقعوں میں اصلاح کی ہے۔ اور باقی ماندہ کو بھی تحریک کی جا رہی ہے۔ بیرونی لجنات کو بھی چاہیئے کہ اپنے اپنے حلقوں میں تحریک کر کے برقعہ کی اصلاح کرادیں۔ تاکہ احمدی مستورات صحیح اسلامی پردہ پر قائم ہو جائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی ٹیم کی کامیابی

۱۷ تا ۲۱ر جون دھاریوال میں ایک ہاکی ٹورنامنٹ ہوا۔ جس میں کلبوں کے علاوہ سکولوں کے بھی آپس میں مقابلے ہوئے۔ متعدد سکول ٹیمیں ٹورنامنٹ میں شامل ہوئیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کے فضل سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ہاکی ٹیم۔ گورنمنٹ ہائی سکول گورداسپور اور اسلامیہ ہائی سکول مینگڑھی کو شکست دیکر کپ "کی مستحق قرار پائی چیلنج کپ کے علاوہ سکول ٹیم کے سکرٹری انور احمد۔ اور کیپٹن عبدالسمیع نے انفرادی طور پر اچھا کھیلنے کے انعامات بھی حاصل کئے۔ دی نیو ایجرٹن وولن ملز دھاریوال کے

ٹیچر کی ضرورت

ایک ایس وی ٹیچر کی ضرورت ہے۔ جسکو ابتدائی تنخواہ تیس روپے (۳۰/۰/۰) ماہوار دی جائے گی۔ خواہشمند احباب اپنی اپنی درخواستیں سرنامہ کی جگہ خالی چھوڑ کر ۲۸/۶/۳۸ تک نظارت ہذا میں مقامی عہدیداران کی سفارش کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

رشتے مطلوب ہیں

ایک معزز خاندان کی تین لڑکیوں کے لئے جو سلیقہ شعار۔ امور خانہ داری سے بخوبی واقف صاحب سیرت وصورت پرائمری پاس عمر ۱۵، ۱۹، ۲۲ سال کے لئے معقول ذریعہ معاش رکھنے والے رشتوں کی ضرورت ہے۔ لڑکے تعلیم یافتہ مخلص اور معزز خاندان اور پنجاب کے رہنے والے ہوں۔

خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

ح۔م۔ معرفت منیجر الفضل قادیان

بعدالت صاحب بہادر افسر مال اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول گوجرانوالہ

جیون ولد لدھا قوم جٹ ساکن سوہیاں تحصیل گوجرانوالہ فریق اول

بنام

مکند لعل و روشن۔ لال۔ پسران جگنا تھ قوم رسٹ ساکن گوجرانوالہ فریق ثانیان

درخواست انفکاک اراضی

واقعہ موضع سوہیاں تحصیل گوجرانوالہ

اشتہار زیر آرڈر ۷ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

مقدمہ بالا میں مدعا علیہم پر معمولی تعمیل سمن سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ اور وہ تعمیل سمن سے گریز کر کے روپوش ہیں۔ اس لئے اخبار الفضل میں مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مذکوران تاریخ ۱۴/۷/۳۸ کو حاضر عدالت ہذا بمقام گوجرانوالہ نہ ہوں گے۔ تو اس کے خلاف یک طرفہ کارروائی ہوگی۔

۸/۶/۳۸ مہر عدالت دستخط حاکم

ضرورت

جنرل سروس کمپنی میں ایک بلڈنگ اور سپر اور ایک ایسے الیکٹریشن کی ضرورت ہے۔ جو امتحان سپروائزری پاس ہو۔ قابلیت اور چال چلن کے سرٹیفکیٹ کی نقول شامل درخواست ہوں۔ یہ بھی تصریح کر دی جائے۔ کہ انہیں کم از کم کیا تنخواہ منظور ہوگی

منیجر جنرل سروس کمپنی قادیان

Siemens

سیمن کے پنکھے

ہوا۔ عمدگی اور پائیداری کے لئے مشہور ہیں۔ بجلی کے سامان کے تمام تاجروں سے مل سکتے ہیں۔

سیمن انڈیا لمیٹڈ پوسٹ آفس بکس ۱۴۷ لاہور

SIEMENS SCHUCKERT
FANS

ACCEPTED BY
INDIAN STORES
DEPARTMENT
1936-37

SIEMENS

SIEMENS (INDIA) LTD
NAKHI BUILDING
THE MALL LAHORE.
NADIR HOUSE
McLEOD ROAD KARACHI

349

جنرل سروس کمپنی قادیان

سیمن و دیگر مشہور کمپنیوں کے سقفی اور میز کے پنکھے موٹر پمپس و دیگر سامان بجلی بکفایت خریدنے نیز واجبی نرخ پر تسلی بخش اور پائیدار وائرنگ کے لئے جنرل سروس کمپنی قادیان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اسکے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبجیات کے تصور فرمائیے۔ اسکے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپکے جسم میں اضافہ کر دیگی اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پنا رہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۲) [illegible] فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دوا خانہ مفت منگوا لیجئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ۔**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شملہ ۱۲ جون۔ اسمبلی کے اجلاس میں قانون انتقال اراضی میں ترمیم کا بل پیش ہوا۔ اس پر تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ اراضیات کو بیع کرنے کی بیماری صوبہ کے طول و عرض میں سرعت سے پھیلتی جا رہی ہے۔ اور اس کے روکنے کے لئے قانون وضع کرنے کی تجویز عرصہ سے حکومت کے زیر غور تھی۔ تجربہ کار ڈسٹرکٹ افسروں کی اکثریت نے بھی مجوزہ قانون کی حمایت کی ہے۔ آخر یہ بل سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔

لنڈن ۲۱ جون۔ مسٹر ٹلینڈر ۲۳ جون کو ہاؤس آف کامنز میں وزیر اعظم سے سوال کریں گے کہ کیا وہ ایک برطانوی یا بین الاقوامی کمیشن کے تقرر پر غور کریں گے جو ان حالات کی تحقیقات کرے جن کے ماتحت ہندوستان کی شمال مغربی سرحد پر بمباری کی جاتی ہے۔

لنڈن ۲۱ جون۔ آج ہاؤس آف کامنز میں ایک ممبر کے سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ یہ سوال کئی بار اٹھایا گیا ہے کہ ہندوستان کی آمد کا بہت سا حصہ فوج پر صرف کر دیا جاتا ہے۔ اور اس سوال پر ہمیشہ غور کیا جاتا رہا ہے۔ کہ ہندوستان کے فوجی اخراجات کو وہاں کی فوجی ضروریات کے اندر محدود رکھا جائے۔ مسٹر سورینسن نے دریافت کیا۔ کہ کیا وجہ ہے ہندوستانی فوج میں کپتان سے اوپر درجہ کسی ہندوستانی کو نہیں دیا جاتا۔ حکومت کی طرف سے کہا گیا کہ ہندوستانی فوج میں ۴۷۵ ہندوستانی افسر ہیں۔ جو کل تعداد کا دس فی صدی ہیں فوج کو ہندوستانی بنانے کی سکیم کے ماتحت ہندوستانی افسروں کی تعداد میں بتدریج اضافہ ہوتا جائے گا۔

کلکتہ ۲۱ جون۔ وزیر اعظم بنگال اور وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ مسٹر نوشیر علی کے درمیان اختلافات کا ابھی حال کوئی تصفیہ نہیں ہو سکا۔ اغلب خیال ہے کہ وزیر اعظم کل صبح اپنا استعفیٰ پیش کر کے نئی وزارت مرتب کریں گے۔ مسٹر نوشیر علی نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ میں اس وجہ سے مستعفی نہیں ہوتا کہ میں جانا چاہتا ہوں۔ وہ دوسرے وزراء بھی مستعفی ہو جائیں۔

ٹوکیو ۲۱ جون۔ حکومت جاپان نے تمام حکومتوں کو تنبیہہ کی ہے کہ چین میں جنگ بہت جلد وسیع علاقے میں پھیل جائے گی۔ اس لئے غیر ملکی باشندوں کے لئے ضروری ہے کہ دریائے زرد سے لے کر فرانسیسی ہند چینی تک اپنی حفاظت کے انتظامات کریں۔ اور بہتر ہوگا۔ کہ اس علاقہ کو خالی کر دیں۔

ہانکو ۲۱ جون۔ ایک چینی جرنیل کو جو ایک فوج کا کمانڈر تھا۔ ۱۷ جون کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ کیونکہ اس نے ہیڈ کوارٹرز آفس کے احکام کو نظر انداز کر دیا تھا۔

پٹیالہ ۲۱ جون۔ پٹیالہ گورنمنٹ کے فارن منسٹر نے اعلان کیا ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے اعلان کر دیا ہے کہ گورنر جنرل نے ریاستی باشندوں کو برطانوی علاقہ میں سول سروس حاصل کرنے کے حقوق دیدئے ہیں۔

لاہور ۲۱ جون۔ پنجاب کے تعلیم یافتہ بیکاروں کی لیگ نے مسٹر کے ایل۔ رلیا رام کو بیکاری کے مسئلہ پر گورنر پنجاب اور وزراء سے ملاقات کرنے کے لئے مقرر کیا تھا۔ ملاقات کے بعد آپ نے ایک بیان دیا ہے۔ کہ ہز ایکسی لینسی نے مختلف سکیموں کا دلچسپی سے مطالعہ کیا۔ اور وزراء نے بھی اس پر پوری توجہ دی ہے۔ وزیر تعلیم نے ان تعلیم یافتہ بیکاروں کو وظائف دینے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ جو دیہات یا شہروں میں تعلیم کا پروپیگنڈا کریں گے اسی طرح محکمہ صنعت موزوں نوجوانوں کو معمولی امداد بطور قرضہ دینے کے لئے تیار ہے۔

لاہور ۲۰ جون۔ حکومت پنجاب کا اعلان مظہر ہے کہ رائے بہادر لالہ چونی لال کو ۲۷ جون سے ایکسٹینشن کمیشن کا صدر مقرر کیا گیا ہے۔

شملہ ۲۱ جون۔ پنجاب اسمبلی کی کانگرس پارٹی نے ۲۲ مختلف ریزولیوشنز پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جن میں سے بعض یہ ہیں۔ کہ کسی سرکاری ملازم کی تنخواہ بیس روپے سے کم نہ ہو۔ میونسپلٹیوں میں کھدر پر محصول معاف کر دیا جائے۔ پولیس کے خلاف شکایات کرنا جرم قرار نہ دیا جائے رشوت کے انسداد کے لئے سرکاری ممبروں کی ایک کمیٹی بنائی جائے۔ تقاوی کی وصولی ایک سال کے لئے بند کر دی جائے۔ واردھا تعلیمی سکیم صوبہ میں نافذ کی جائے۔ Menial Staff کے بجائے آئندہ لوئر گریڈ سٹاف کے الفاظ استعمال کئے جائیں۔ سپیکر نے ان سب کی منظوری دیدی ہے۔

بنوں ۲۱ جون۔ آج ازانی دتہ خیل روڈ پر قبائلی ڈاکوؤں نے دو لاریاں لوٹ لیں۔ اور ان کے ڈرائیوروں اور کلینروں کو پکڑ کر لے گئے۔ لیکن بعد میں یہ معلوم کر کے کہ وہ مسلمان ہیں۔ کپڑے اتار کر چھوڑ دیا۔

شملہ ۲۱ جون۔ ڈیٹرز پروٹیکشن اینڈ منٹ بل (مقروضین کے تحفظ کا بل) آج اسمبلی میں پیش ہوا۔ اور بغیر بحث کے پاس کر دیا گیا۔

شملہ ۲۱ جون۔ ایک کانگرسی ممبر کے سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ نے اسمبلی میں کہا کہ کرشن نگر لاہور کے قریب جو بوچڑ خانہ ہے اسے وہاں سے ہٹانے کے لئے حکومت تیار نہیں۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ سابق گورنمنٹ نے اسے وہاں سے منتقل کرنے کے لئے کوئی فیصلہ کیا تھا۔

شملہ ۲۱ جون۔ یہاں افواہ ہے کہ پنجاب گورنمنٹ اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے کہ پروپیگنڈا کے لئے ایک خاص محکمہ قائم کیا جائے۔ جو منسٹری آف پروپیگنڈہ کے ماتحت ہو۔ اور اس غرض سے موجودہ پارلیمنٹری سیکرٹریوں میں سے کوئی ساتویں وزیر مقرر کئے جائیں گے۔

واردھا ۲۱ جون۔ واردھا ایجوکیشن سکیم کے ماتحت ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے کانگرسی صوبجات کے جو نمائندے یہاں آئے ہوئے ہیں ان میں فرنٹیئر کے نمائندوں کے سوال کے جواب میں گاندھی جی نے کہا۔ کہ اگر کوئی غیر ملکی حکومت ہندوستان پر حملہ کر دے تو بھی عدم تشدد سے کام لینا چاہیئے تشدد کے استعمال سے فتح اور شکست کا چکر جاری رہتا ہے اصل آزادی عدم تشدد کے ذریعہ ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔ اور مذہب بھی عدم تشدد کے سہارے ہی زندہ رہتا ہے۔ نیز آپ نے کہا کہ ہندوستان کے دیہات کے لئے دستکاری کی تعلیم لازمی ہے۔ واردھا سکیم جس گاؤں میں نافذ کی جائے۔ وہاں پہلے کوئی سکول نہیں ہونا چاہیئے۔

کلکتہ ۲۱ جون۔ صدر کانگرس نے چٹاگانگ وغیرہ اضلاع کے دورہ کے بعد ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ابھی تک نوجوانوں کو شناختی کارڈ رکھنے کا حکم ہے۔ بہت سے رقبوں میں ہر ٹیچر پولیس افسر کی طرح طلبا کی نقل و حرکت کی کڑی نگرانی کرتا ہے۔ نیز یہ کہ سول نافرمانی میں کانگرس کمیٹیوں اور کانگرسی افراد کی بعض ضبط شدہ جائدادیں تا حال واپس نہیں ہوئیں۔ حکومت کو ان باتوں پر ہمدردانہ غور کرنا چاہیئے۔

شملہ ۲۱ جون۔ حکومت ہند سرکاری ملازمین کے سفر خرچ کے قواعد میں ترمیم کر کے انہیں صوبائی حکومتوں کے مقررہ قواعد کے مطابق کرنا چاہتی ہے۔

کلکتہ ۲۱ جون۔ امرت بازار پتر کا کا نامہ نگار مقیم بارسیلونا لکھتا ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو کے بہت سے انگریز دوست سپین کی سرکاری فوجوں میں شامل ہیں آپ ان سے مل کر بہت خوش ہوئے اور جرمن و اطالوی ہوائی جہازوں کی بمباری کی بہت مذمت کی۔

امرتسر ۲۱ جون۔ مجلس احرار نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سب احراری کھدر پہنیں گے۔ مجلس کے دفتر میں ایک کھدر کا جھنڈا [illegible]